© rasailojaraid.com

ابن الحسن عباسی
مدیر ماہنامہ ''وفاق المدارس'' ملتان

اپنی ذمہ داریوں کا احساس

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ سے کسی شخص نے یزید کے متعلق دریافت کیا کہ اس پر لعنت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ حضرت نے جواب دیا کہ اس شخص کے لیے جائز ہے جسے یقین ہو کہ وہ یزید سے بہتر ہو کر مرے گا۔ سائل نے کہا: یہ مرنے سے پہلے کیسے ہوسکتا ہے؟ حضرت نے فرمایا: بس مرنے کے بعد جائز ہوگا۔

حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: یزید کی مغفرت ہوگی یا نہیں؟ آپ نے جواب دیا: ''یزید سے پہلے اپنی مغفرت کی فکر کرو۔''

خطیب الہند حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا: ''مردے سنتے ہیں یا نہیں؟'' حضرت نے سوال کو طرح دے کر ایک اہم ذمہ داری کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا: ''بھائی! ہماری بات تو زندہ بھی نہیں سنتے تم مردوں کی بات کرتے ہو۔''

امام شافعی رحمہ اللہ سے اہل صفین کے بارے میں پوچھا گیا۔ امام نے فرمایا:

''ہمارے ہاتھ جب ان کے خون سے محفوظ رہے، ہم اپنی زبانوں کو کیوں ان میں رنگیں کریں۔''

دوسروں کو اپنے حقوق کی ادائیگی کی طرف متوجہ کرنا یا ان سے اپنے جائز حقوق کے مطالبات منوانا بلاشبہ درست ہے اور ہر ایک کو اس کا استحقاق حاصل ہے لیکن اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ مطالبہ کرنے والا خود اس پر نظر دوڑائے کہ کیا وہ اپنے ذمہ کے حقوق وواجبات بھی ادا کر رہا ہے؟ وہ صرف مانگنے کے بجائے کچھ دے بھی رہا ہے؟ وہ معاشرے کے بگاڑ کا حصہ بن کر، بگاڑ کی فریاد کر رہا ہے یا عضو صالح بن کر فساد کی طرف متوجہ کر رہا ہے؟ کسی مستشرق نے کہا تھا: ''مشرقی رویوں کا المیہ یہ ہے کہ ہر آدمی خود کو تباہی کے جوہڑ میں اتر کر اوروں کو احساس دلاتا ہے اور اپنے بار کو اپنے دوش پر اٹھانے کا بہت کم لوگوں کو احساس ہوتا ہے۔'' یہ رویہ شریعت کے مزاج کے برعکس ہے۔ قرآنی تعلیم تو یہ ہے: ''مومنو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ.....'' اس کا حاصل یہی ہے کہ اصلاح کی فکر اور اصلاح کا آغاز خود سے کرنا چاہیے...... مغرب کی دنیوی ترقیوں کا ایک راز یہ بھی ہے کہ اس نے اسلامی تعلیم کے کئی زریں معاشرتی اصولوں کو اپنایا، اس نے فرد میں ملی اور انفرادی ذمہ داریوں کو اجاگر کیا۔ اپنے ملک وملت کے حوالے سے اس کے احساس کو زندہ کیا اور تربیت کا ایسا نظام وضع کیا جس میں ڈھل کر فرد کے اندر ملک وملت سے محبت لینے کے ساتھ ساتھ معاشرے کو کچھ دینے کی فکر، قانون کی پاسداری اور ذاتی مفاد پر قومی مفاد کو ترجیح دینے کا رویہ پروان چڑھ جاتا ہے۔

جب تک ہم اپنے اندر انفرادی اور ملی ذمہ داریوں کا احساس اجاگر نہیں کریں گے، ذاتی خواہشات کو قومی مفادات پر قربان نہیں کریں گے، ملک وملت سے حقوق مانگنے اور وصول کرنے کے ساتھ انہیں ان کے حقوق دینے کی سعی نہیں کریں گے۔ دوسروں کی اصلاح کے نعروں کے ساتھ اپنی اصلاح، اپنی کوتاہیوں کی درستگی کی فکر نہیں کریں گے۔ اس وقت تک ہمارا معاشرہ آگے بڑھ سکتا ہے اور نہ ہم قوموں کی دوڑتی ہوئی زندگی میں بحیثیت ملک وملت کوئی بلند مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ ان احساسات کے ساتھ پوری قوم کی تربیت ہوگی تو آگے بڑھنے کی راہیں کھلیں گی۔

(مطبوعہ: ماہنامہ ''وفاق المدارس'' ملتان۔ جمادی الاوّل ۱۴۲۶ھ۔ جون ۲۰۰۵ء)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلندشہری (مہاجر مدنی) رحمتہ اللہ علیہ
خلیفۂ مجاز حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمتہ اللہ علیہ

یزید پر لعنت کا مسئلہ

بہت سے لوگ روافض سے متاثر ہوکر یزید پر لعنت کرتے ہیں۔ بھلا اہل سنت کو روافض سے متاثر ہونے کی کیا ضرورت؟ ان کو اسلامی اصول پر چلنا چاہیے۔ روافض کے مذہب کی تو بنیاد ہی اس پر ہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافر کہیں اور یزید اور اس کے لشکر پر لعنت کریں' قرآن کی تحریف کے قائل ہوں اور متعہ کیا کریں۔ اور جب اہل سنت میں پھنس جائیں تو تقیہ کے داؤ پیچ کو استعمال کر کے اپنے عقیدہ کے خلاف سب کچھ کہہ دیں۔ بھلا اہل سنت ان کی کیا ریس کر سکتے ہیں۔ اہل سنت اپنے اصول پر قائم رہیں جو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں۔ ان ہی اصول میں سے یہ ہے کہ لعنت صرف اس پر کی جاسکتی ہے جس کا کفر پر مرنا یقینی ہو۔ یزید اور اس کے اعوان وانصار کا کفر پر مرنا کیسے یقینی ہوگیا جس کی وجہ سے لعنت جائز ہوجائے؟

حضرت امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں اوّل یہ سوال اٹھایا ہے کہ یزید پر لعنت جائز ہے یا نہیں؟ اس کی وجہ سے کہ وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے یا قتل کا حکم دینے والا ہے۔ پھر اس کا جواب دیا ہے کہ یزید نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا یا اس کا حکم دیا یہ بالکل ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا یزید پر لعنت کرنا تو درکنار یہ کہنا بھی جائز نہیں کہ اس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا یا قتل کرنے کا حکم دیا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ کسی مسلمان کو گناہ کبیرہ کی طرف بغیر تحقیق کے منسوب کرنا جائز نہیں۔ نیز امام غزالیؒ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ مخصوص کر کے یعنی نام لے کر افراد واشخاص پر لعنت کرنا بڑا خطرہ ہے۔ اس سے پرہیز لازم ہے اور جس پر لعنت کرنا جائز ہو' اس پر لعنت کرنے سے سکوت اختیار کرنا کوئی گناہ اور مواخذہ کی چیز نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص ابلیس پر لعنت نہ کرے' اس میں کوئی خطرہ نہیں۔ چہ جائیکہ دوسروں پر لعنت کرنے سے خاموشی اختیار کرنے میں کچھ حرج ہو۔ پھر فرمایا **فالاشتغال بذکر الله اولیٰ فان لم یکن ففی السکوت سلامه** یعنی خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ کے ذکر میں مشغول رہنا اولیٰ اور افضل ہے۔ اگر ذکر اللہ میں مشغول نہ ہو تو پھر خاموشی میں سلامتی ہے (کیونکہ لعنت نہ کرنے میں کوئی خطرہ نہیں اور نام لے کر کسی پر لعنت کردی تو یہ پُرخطر ہے کیونکہ وہ لعنت کا مستحق نہ ہوا تو لعنت کرنے والے پر لعنت لوٹ آئے گی۔ پھر کسی حدیث میں مستحقِ لعنت پر لعنت کرنے کا کوئی ثواب وارد نہیں ہوا۔ اس لیے لعنت کے الفاظ زبان پر لانے سے کوئی فائدہ نہیں)۔

(''زبان کی حفاظت'' مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلندشہری رحمتہ اللہ علیہ)

حسب الحکم: حضرتِ اقدس، حجتہ الخلف، بقیۃ السلف، برکتہ العصر، مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی رحمتہ اللہ علیہ

ناشر: ''مکتبہ خلیل'' یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ ص ۷۵،۷۶

ناشر: ''دارالاشاعت'' اردو بازار کراچی۔ ص ۷۲،۷۳

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالستار رحمہ اللہ
(سابق صدر مفتی جامعہ خیر المدارس، ملتان)

مسلکِ اہل سنت والجماعت

(''خیر الفتاویٰ'' جامعہ خیر المدارس ملتان کی روشنی میں) (۱)

سوال...... یزید کو بعض کافر کہتے ہیں بعض فاسق وفاجر۔ صحیح رائے کیا ہے؟
جواب...... یزید کے بارے میں مختلف باتیں کہی گئی ہیں لیکن اس کے کفر پر کوئی صحیح دلیل موجود نہیں۔
حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم یزید نے دیا تھا یا نہیں......؟ آپ کی شہادت سے اس کو خوشی ہوئی تھی یا رنج......؟
اس کے بارے میں دونوں قسم کی روایات ملتی ہیں۔ حقیقت حال اللہ کو معلوم ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ محتاط پہلو اختیار کریں۔
(خیر الفتاویٰ جلد اوّل۔ ص ۴۹۰)　　　　الجواب صحیح: خیر محمد عفا اللہ عنہ
بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ　　　　(مہتمم جامعہ خیر المدارس)

(۲)

اگر ملوکیت سے مراد ولی عہد بنانا ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ولی عہد مقرر فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چھ حضرات کے لئے یہ معاملہ سپرد فرمایا۔ اسی طرح پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد ولی عہدی سپرد فرمائی (کما فی البدایہ) لیکن حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی وفات سے یہ جگہ خالی ہوگی تو یزید کو ولی عہد مقرر کیا گیا پس یہ تو ایسی قابلِ ملامت بات نہیں۔

بادشاہی کوئی حرام چیز نہیں۔ قرآن کریم میں ہے ''ابعث لنا ملکاً نقاتل فی سبیل اللہ'' (سورۃ البقرۃ) ''وجعلکم ملوکاً'' (المائدہ) یزید کے لئے ظالم، جابر، فاسق، ملعون وغیرہ صفات کا اثبات بھی محل نظر ہے۔ خصوصاً حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حیات میں تو قطعاً یزید ایسا نہ تھا۔ (خیر الفتاویٰ جلد ۱، ص ۴۸۴)

بندہ مفتی عبدالستار عفا اللہ عنہ
(مفتی خیر المدارس، ملتان۔ ۱۴/۷/۱۳۹۹ھ)

حضرت مفتی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ
سابق صدر مفتی جامعہ خیر المدارس، ملتان

یزید کے بارے میں عادلانہ رائے (۳)

اہلِ سنت کا طریق، راہِ اعتدال کو اختیار کرنا ہے۔ نہ تو یزید پر لعنت کی جائے نہ ہی برا بھلا کہا جائے اور نہ سب وشتم کیا جائے۔ نہ ہی یہ کوشش کی جائے کہ اسے اپنے مرتبے سے بڑھا کر خلیفۂ راشد قرار دیا جائے اور نہ ہی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو باغی کہا جائے اور نہ ان کی تنقیص کی جائے۔ جیسا کہ بعض لوگ شیعہ کے خلاف ضد میں آ کر کہہ جاتے ہیں۔ سلامتی کی بات یہ ہے کہ صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں جو اختلافات ہوئے ان کو موضوعِ بحث نہ بنایا جائے اور نہ ہی ان میں کوئی رائے زنی کی جائے۔

محمد عبداللہ غفرلہ
(خیر الفتاویٰ، جلد اوّل، ص ۱۳۵)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شہیدِ ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ
سابق نائب امیر عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت۔ پاکستان
سابق مدیر ماہنامہ ’’بینات‘‘۔ بنوری ٹاؤن، کراچی

یزید اور مسلک اہلِ سنت

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اور مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں:

۱...... کیا یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قریبی عزیز تھے یا نہیں؟

۲...... کیا یزید پر لعنت جائز ہے؟

۳...... جو امام، یزید پر لعنت بھیجنے سے منع کرتا ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ جواب سے مستفید فرمائیں

بندہ فضل قیوم

جواب:

۱...... یزید کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خاندان میں رشتہ داری تھی۔

(یزید کی اہلیہ سیدہ اُمِّ محمد، سیدنا جعفر طیار کی پوتی، سیدنا عبداللہ بن جعفر کی بیٹی اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی بھتیجی تھیں)

۲...... اہلِ سنت کے نزدیک یزید پر لعنت کرنا جائز نہیں۔

یہ رافضیوں کا شعار ہے، قصیدہ بدالامالی جو اہل سنت کے عقائد میں ہے اس کا شعر ہے:

ولم یلعن یزیداً بعد موتِ
سوی المکثار فی الاعزاء غال

اسکی شرح میں علامہ علی قاریؒ لکھتے ہیں کہ یزید پر سلف میں سے کسی نے لعنت نہیں کی۔ سوائے رافضیوں، خارجیوں اور بعض معتزلہ کے جنہوں نے فضول گوئی میں مبالغہ سے کام لیا ہے اور اس مسئلہ پر طویل بحث کے بعد لکھتے ہیں:

’’فلاشک ان السکوت اسلم، والله اعلم‘‘

اس لیے اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ نہ تو یزید پر لعنت کی جائے نہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں مدح و توصیف کی جائے۔

۳...... جو امام یزید پر لعنت کرنے سے منع کرتا ہے وہ اہلِ سنت کے صحیح عقیدہ پر ہے اور اس کے پیچھے نماز بلاشبہ صحیح ہے۔ جو لوگ ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے وہ اہل سنت کے مسلک سے ہٹے ہوئے ہیں۔ واللہ اعلم

(ماہنامہ ’’بینات‘‘ کراچی۔ شمارہ اگست ۱۹۸۱ء، ص ۶۲، ۶۳)

☆☆☆

© rasailojaraid.com